URDU Gif Format

تھانوی کے گردے پر دوسرا پہاڑ

الجبل الثانوی علیٰ کلیۃ التھانوی

۱۳۳۷ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

الجبل الثانوی علیٰ کلیۃ التھانوی

۱۳۳۷

(تھانوی کے گُردے پر دُوسرا پہاڑ)

مسئلہ

ماقولکم دام طولکم فی رجل یسمی اشرف علی کتب

تمھاری (اللہ تعالٰی تمھیں طویل عمر عطا فرمائے) اشرف علی نامی شخص کے بارے میں کیا رائے ہے

الیه بعض محبیه انه رأی فی المنام انه
یقرأ الکلمة الطیبة لکن یذکر فیها
اسمکم (ای اسم اشرف علی) مکان
محمد (صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) ثم
تذکر انه اخطأ فاعاد فلم یخرج من
لسانه الا "اشرف علی رسول الله" مکان محمد
رسول الله (صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) هو
دار ان هذا غیر صحیح لکن لا ینطلق اللسان
الا بهذا من غیر اختیار قال فلما تکرر
هذا رأیتکم تجاهی فخررت علی الارض
وصحت صیاحا شدیدا وخلت ان لم یبق
فی باطنی قوة ثم استیقظت بیدان الغیبة
عن الحس واثر عدم الطاقة کما هو لکن لم یکن
فی المنام ولا فی الیقظة الا تصورکم تأملت
فی الیقظة ما وقع من الغلط فی الکلمة الطیبة
فاردت ان ادفع هذا الخیال عن القلب
فجلست ثم اضطجعت علی الجنب الأخر
لتدارك الغلط الواقع فی الکلمة الشریفة
اردت الصلوٰة علی النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم فلا اقول الا اللهم صل علی سیدنا
ونبینا ومولانا اشرف علی مع انی الأن
یقظان غیر وسنان ولکن خارج عن
الاختیار لیس لی علی اللسان اقتدار حتی
بقیت هکذا طول النهار وبکیت من
الغد بالاکثار وسوی هذه وجوه کثیرة

جس کی طرف اس کے کسی چاہنے والے نے لکھا کہ اس نے
خواب میں کلمہ طیبہ پڑھا لیکن حضور صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کے اسمِ گرامی محمد کی جگہ تیرا نام (اشرف علی)
پڑھا اس کے بعد خیال آیا یہ تو غلط ہے دوبارہ کلمہ
پڑھا تو زبان سے محمد رسول اللہ (صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم) کی جگہ "اشرف علی رسول اللہ" نکلتا ہے
میں نے غور کیا یہ تو صحیح نہیں لیکن زبان سے بے اختیار
یہی نکلتا ہے، جب بار بار ایسا ہوا تو میں نے تمہیں
سامنے دیکھا میں زمین پر گر پڑا اور سخت چیخ و پکار
کی، اور مجھے خیال آتا ہے کہ میرے اندر باطنی قوت
ختم ہوگئی ہے پھر میں جاگا مگر حس کا غائب ہونا اور
ناطاقتی پہلے کی طرح ہی تھی مگر نیند اور بیداری میں
مگر وہ حالت ہی تصور تھا، بیداری کی حالت میں میں نے غور
کیا کہ کلمہ طیبہ میں غلطی ہوگئی تو میں نے اس خیال کو
دل سے نکالنے کی کوشش کی میں بیٹھ گیا پھر میں
دوسری کروٹ لیٹ گیا، کلمہ طیبہ میں واقع غلطی کے
تدارک کے لئے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھتا ہوں
لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں

"اللھم صل علی سیدنا ونبینا
ومولانا اشرف علی" حالانکہ میں اب بیداری
میں تھا نہ کہ حالتِ غفلت و نیند میں، لیکن یہ
معاملہ بے اختیاری میں تھا، زبان پر میرا کنٹرول
ختم ہوچکا تھا حتی کہ یہی عمل سارا دن رہا، دوسرے روز بہت
رویا ہوں ان جوہ کے علاوہ دیگر کئی وجوہ سے بھی مجھے آپ

اوجبت لی محبتکم (اھ ما کتب الرجل) فکتب الیہ
اشرف علی ان فی ھذہ الواقعۃ تسلیۃ
لکم ان الذی ترجعون الیہ ھو متبع السنۃ
اھ، وقد طبع ھذا کلہ و اشاعہ اشرف علی
نفسہ فی جریدۃ شھریۃ تسمی الامداد
مبتھجا بہ علی رؤس الاشھاد بل داعیا
مریدیہ الی مثلہ من الغلات فی تعظیمہ
وایثار فضلہ فان ھذا ھو مقصد الجریدۃ
یحسبوھا فی ارشادھم رشیدۃ فما حکم
الشریعۃ الغراء فیھما و اشرف علی ھذا
ھو الذی کتب فی رسلیۃ لہ لا تزید علی ثلاث
وریقات فی ابطال نسبۃ علم الغیب الی
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ ان ارید
بہ کل العلوم بحیث لا یشذ منھا شیٔ فبطلانہ
ظاھر عقلا ونقلا وان ارید البعض فای
خصوصیۃ فیہ لہ فان مثل ھذا
حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و
مجنون بل لکل بھیمۃ وحیوان
وقد حکم علیہ بقولہ ھذا اکابر علماء
الحرمین المکرمین انہ کفر وارتد ومن
شک فی کفرہ فقد کفر[1] کما
ھو مفصل فی حسام الحرمین
افیدونا اجزل اللہ تعالیٰ ثوابکم
اٰمین!

کی محبت عطا کی ہے کہاں تک عرض کروں، اس شخص کا مکتوب ختم ہوا،
اشرف علی نے اسکے جواب میں لکھا اس واقعہ میں تمہارے لئے اس بات کی تسلی
ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کر رہے ہو وہ سنت کا
متبع ہے اھ اور یہ تمام واقعہ اشرف علی نے خود
اپنے ماہنامہ رسالہ الامداد میں اعلانیہ شائع کیا خوشیاں
مناتے ہوئے، بلکہ مریدین کو اپنی تعظیم اور بزرگی کی ترجیح میں غلو کی طرف
بلاتے ہوئے، اس لئے کہ رسالہ کا مقصود ہی یہ ہے کہ مریدین آگے اپنی ہدایت
میں راہِ راست پر جائیں تو شریعت مبارکہ کا ان دونوں
اشخاص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور یہ وہی
اشرف علی ہے جس نے اپنے ایک رسالہ (جو
تین چھوٹے چھوٹے اوراق پر مشتمل ہے) میں نبی اکرم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت
کو باطل قرار دیتے ہوئے کہا ہے اگر اس
علمِ غیب سے مراد اس طرح کے تمام علوم ہیں کہ
اس سے کوئی شئ خارج نہیں تو اس کا باطل ہونا
عقلاً و نقلاً ظاہر ہے اور اگر مراد بعض علوم غیبیہ ہیں
تو اس میں آپ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا خصوصیت
ہے کیونکہ یہ تو زید، عمرو بلکہ ہر بچے، پاگل بلکہ ہر چوپائے
اور حیوان کو حاصل ہے۔ اس کی اس عبارت پر
علماءِ حرمین شریفین نے یہ حکم جاری کیا کہ یہ شخص کافر
مرتد ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی
کافر ہے، جیسا کہ حسام الحرمین میں تفصیلاً موجود ہے
ہمیں اس کے جواب سے مطلع فرمائیں اللہ تعالےٰ
آپ کو اجرِ جزیل عطا فرمائے، آمین!

[1] حسام الحرمین المقدمہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ص ۱۳

الجواب

اللّٰھم لك الحمد صل علی نبیك نبی
الحمد و اٰله وصحبه العمد رب انی
اعوذبك من ھمزات الشیطن واعوذبك
رب ان یحضرون ، ائمة الدین
لم یقبلوا زلل اللسان فی الکفر
والا لاجترا کل خبیث القلب ان
یجاھر بسب اللّٰه وسب رسوله صلی
اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و یقول
زلت لسانی قال الامام القاضی عیاض
فی الشفاء الشریف "لایعذر احد فی
الکفر بدعوی زلل اللسان[1]" اھ
وفیه ایضا "عن ابی محمد بن ابی زید
لایعذر احد بدعوی زلل اللسان فی
مثل ھذا[2] اھ" وفیه ایضا " افتی
ابوالحسن القابسی فیمن شتم النبی
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی سکرہ
یقتل لانه یظن به انه یعتقد
ھذا ویفعله فی صحوہ[3] اھ
ثم الزلل ان کان انما
یکون بحرف او حرفین

اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے۔ اپنے نبی محمد پر، ان
کی آل، اصحاب جو دین کے ستون ہیں پر رحمتوں کا نزول فرما۔ اے میرے
رب! میں شیطان کے حملوں سے تیری پناہ میں
آتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے
کہ مجھ پر وہ حملہ آور ہو۔ ائمہ دین کسی کفر میں زبان
کا پھسل جانا قبول نہیں کرتے، ورنہ یہ ہوتا کہ
جو خبیث القلب ہو وہ اعلانیہ اللہ تعالٰی اور
اس کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب وشتم
کر کے کہہ دے میری زبان پھسل گئی۔ امام قاضی عیاض
شفاء شریف میں فرماتے ہیں کسی آدمی کے کفر کے
ارتکاب پر اس کا یہ عذر مقبول نہ ہوگا کہ میری زبان
پھسل گئی اھ اسی میں یہ بھی ہے امام ابو محمد بن ابی زید
نے فرمایا ایسی صورت میں کسی کا یہ عذر قبول
نہیں کہ زبان قابو میں نہ رہی اھ اسی میں یہ بھی
ہے امام ابوالحسن القابسی نے اس شخص کے قتل
کا فتوٰی جاری فرمایا جس نے نشہ کی حالت میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کیا،
کیونکہ اس سے متعلق خیال یہی ہے کہ وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے اور
وہ حالتِ ہوش میں بھی ایسا کہا کرتا ہے اھ پھر
زبان کا پھسلنا ہو تو ایک حرف یا دو حرفوں میں ہو، یہ

۱؎ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ترکی ۲/۲۲۳
۲؎ " " " " " " " " " "
۳؎ " " " " " " " " " "

6

لا ان تزل اللسان طول النهار وھذا غیر مقبول ومعقول؎ قال فی جامع الفصولین الفصل الثامن والثلثین "ابتلی بمصیبات متنوعة فقال اخذت مالی وولدی واخذت کذا وکذا فماذا تفعل ایضا وماذا بقی لم تفعله وما اشبهه من الالفاظ کفر کذا احکی عن عبد الکریم فقیل له ارأیت لو ان المریض قاله وجری علی لسانه بلا قصد لشدة مرضه، قال الحرف الواحد یجری ونحوه قد یجری علی اللسان بلا قصد اشار الی انه یحکم بکفره ولا یصدق"؎ اھ فاذا لم یصدق فی نصف سطر کیف یصدق فیما کررہ مناما ویقظة طول النهار بل ھو قطعا مسرف کذاب الم تر ان الله تعالٰی جعل الجسد تحت ارادة القلب قال نبینا الحق المبین صلی الله تعالٰی علیه وسلم "الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وھی

تو نہیں ہوگا کہ سارا دن زبان کنٹرول میں نہ ہے، ایسا ہونا غیر مقبول وغیر معقول ہے، جامع الفصولین کی اڑتیسویں فصل میں ہے ایک شخص مختلف مصائب میں مبتلا ہوا اور وہ کہتا ہے (اے اللہ!) تُو نے میرا مال، میری اولاد اور یہ یہ چھین لیا اس کے بعد اور کیا کرے گا۔ اور باقی رہ ہی کیا گیا جو تُو نے نہیں کیا، اور اس کی مثل دیگر الفاظ کہے تو یہ کفر ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالکریم سے منقول ہے کہ ان سے سوال ہُوا کہ ایک مریض کی زبان سے شدتِ مرض کی وجہ سے بلا قصد ایسا کوئی کلمہ جاری ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایسا اگر کوئی حرف بھی جاری ہو جائے خواہ بلا قصد ہو تو اس پر کفر کا حکم ہی جاری کیا جائے گا اور زبان بہکنے کا عذر سچا نہ سمجھا جائیگا اھ جب نصف سطر میں اس کی بات نہیں مانی جائے گی تو یہاں کیسے تصدیق جائز ہو گی جب خواب میں اور سارا دن بیداری میں ایسا بکتا رہا، بلکہ یہ شخص تو یقیناً ظالم، زیادتی کرنے والا اور کذّاب وجھوٹا ہے، کیا تمہارے علم میں نہیں اللہ تعالٰی نے جسم کو ارادہ دل کے تابع بنا رکھا ہے، حق واضح فرمانے والے ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: سنو جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست رہے تو تمام جسم درست رہتا ہے اگر وہ بگڑ جائے تو تمام

؎ جامع الفصولین فصل ۳۸ فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۰

القلب[1]" فما فسد قوله ولسانه و الا وقد فسد قبله قلبه وجنانه وهذا يدعی ان لسانه فی فیه حیوان مستقل بارادته غیر تابع للقلب کفرس جموح شدیدة الجموح تحت راکب ضعیف قوی الضعف یرید الیمین و الفرس لا تنعطف الا للشمال حتی کلما اراد ردها للیمین لم تاخذ الا ذات الشمال حتی تنازع القلب واللسان طول النهار فلم یك الغلبة الا للسان هذا غیر معقول ولا مسموع فلا شك انه محکوم علیه بالکفر حکما غیر مدفوع وهل سمعتم باحد یدعی الاسلام ویقول طول النهار فلان رسول الله مکان محمد رسول الله او یقول لابیه یا کلب ابن الکلب یا خنزیر ابن الخنزیر ویکرره من الصباح الی المساء ثم یقول انما کنت اقول یا ابت یا سیدی فینزغ عنی اللسان ویذهب من الاب والسید الی الکلب و الخنزیر حاش لله ما کان هذا ولا یکون و لن یقبله احد الا مجنون هذا حکم ذلك القائل

جسم بگڑ جاتا ہے سُن لو وہ دل ہے۔ زبان کا قول اس وقت ہی فاسد ہوگا جب اس سے پہلے دل فاسد ہوگا۔ مذکور شخص کا دعوی یہ ہے کہ اس کے منہ میں زبان ایسا حیوان ہے جو اپنے ارادہ میں مستقل ہے دل کے تابع نہیں جیسے کوئی سخت سرکش گھوڑا نہایت ہی کمزور سوار کے تحت ہو وہ اس گھوڑے کو دائیں طرف لے جانا چاہے مگر وُہ بے پروا ہوکر بائیں طرف چل پڑے جب بھی اسے وہ دائیں جانب لانے کی کوشش کرے وہ بائیں ہی کو جائے، حتی کہ سارا دن دل اور زبان میں جھگڑا رہا اور زبان کو غلبہ حاصل ہوگیا یہ بات و دعوٰی نہایت غیر معقول ہے اور ہرگز قابلِ سماعت و توجہ نہیں، اس پر بلاشبہہ کفر کا ایک حکم ہی صادر ہوگا جو ٹل نہیں سکتا، کیا تم نے کبھی سنا کوئی شخص اسلام کا دعوٰی کرتا ہو اور سارا دن محمد رسول اللہ کی بجائے فلاں رسول اللہ کہتا رہے یا اپنے والد کو اے کُتّے، کتے کے بیٹے یا خنزیر بن خنزیر کہتا رہے اور صبح تا شام اسکی زبان پر یہی جاری رہے پھر کہے میں تو یہ کہنا چاہتا تھا اے میرے ابا جان اے میرے سردار، مجھ سے میری زبان جھگڑ پڑی اور اس نے اَب اور سردار کی جگہ کلب اور خنزیر کہہ دیا۔ اللہ کی قسم یہ بات ہی غلط ہے، ایسی بات کو دیوانے کے علاوہ کوئی قبول نہیں کرے گا، یہ تو اس قائل کا

[1] صحیح البخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۳

اما ما كتب اليه اشرفعلی فی الجواب فاستحسان
منه لذلك الكفر واستحسان الكفر كفر
بلا ارتياب وما هو الا لما رأى فيه
من تعظيم نفسه ووصفه بانه رسول الله
ذی القوة والصلوٰة عليه استقلالا
بدل النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم
ومدحه بالنبوة فابتهج واجاز كل
ذلك وجعله تسلية لذلك الهالك
ارأيت لو سبه وامه واباه
احد طول النهار ثم قال انما كنت
اريد مدحك فلم يطع
اللسان فی الخطاب وبقيت
تسبك واباك وامك من
الصباح حتی توارت بالحجاب
هل كان اشرف علی او
احد من اراذل الناس
ولو خصافا او زبالا او ارذل منهم
يقبل هذه المعاذير ويقول له
ان فی هذا تسلية لكم ان الذی
تحبونه وتسبونه انه لمن ضئضئی
الخنازير كلا بل يحرق غيظا ويموت
غنظا او يفعل به ما قدر عليه حتی
القتل ان وجد سبيلا اليه فالتسلية
ههنا ليس الا الاستخفاف بمحمد صلی الله
تعالیٰ عليه وسلم وبمرتبة النبوة والرسالة

حکم ہے، رہا معاملہ اشرف علی کا جو اس نے
جواب میں لکھا تو اس میں اس کے کفر کی تعریف کی
ہے اور بلا شبہہ کفر کو اچھا کہنا اور سمجھنا بھی کفر
ہوتا ہے کیونکہ مجیب نے اس میں اپنی ذات
کی تعظیم و وصف کو سمجھا ہے کہ وہ اللہ کا رسول
صاحبِ قوت ہے اور حضور صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے بجائے اس پر درود و سلام اور
نبوت کے ساتھ مدح کی گئی ہے وہ اس پر خوش
ہوا ہے اور ہر ایک کو اس نے اس کی اجازت
دی ہے اور اس تباہ و برباد ہونے والے کیلئے
اسے تسلی قرار دیا، تم ہی بتاؤ اگر اس تھانوی کو یا
اس کی ماں کو یا اس کے والد کو سارا دن گالی
دیتا اور پھر کہتا میں تو تمہاری مدح و تعریف کرنا
چاہ رہا تھا لیکن زبان نہ مانی وہ صبح سے تجھے
تیرے والد اور تیری ماں کو گالی دیتی رہی حتی کہ
شام ہوگئی، کیا اشرف علی یا کوئی سب سے کمینہ
اگرچہ وہ موچی، ماشکی یا کوئی اور گھٹیا آدمی ہو
ان عذروں کو قبول کرلے گا اور اسے کہے گا تمہارے
لئے اس میں تسلی ہے کہ جس سے تم محبت کرتے ہو اور تم
اسے گالی دیتے ہو وہ اصل خنزیر ہے وہ ہرگز نہیں
قبول کرے گا بلکہ وہ غیظ میں جل جائے گا غیرت
سے مرجائے گا یا وہ کچھ کر گزرے گا جو اس کے
بس میں ہو حتی کہ اگر اسے طاقت ہو تو وہ اسے قتل
کردے گا تو یہاں تسلی دینا فقط رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور مرتبہ نبوت و رسالت

وختم النبوة الاعظم واستحسان نسبتها
الى نفسه الامارة بالسوء كثيرا لقد
استكبروا فى انفسهم وعتوا عتوا كبيرا[1]
فلاريب ان اشرف على ومريده المذكور
كلاهما كافر بالرب الغيور غرتهما
الامانى وغرهما بالله الغرور بل اشرف على
اشد كفرا واعظم وزرا فان المريد
زعم ان مايقوله غلط صريح
وباطل قبيح وهذا لم يقبح القول
ولاوبخ قائله بل استحسنه وجعله
تسلية له ولكن لاغرو فان من
سب رسول الله محمدا صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم بتلك السبة
الفاحشة الماثورة فى السوال
عنه المحكوم عليه لاجلها
بالكفر والارتداد من اسيادنا
علماء الحرمين الكريمين فباى
كفر يتعجب منه واذ كان عنده
مثل علم محمد صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم بالغيب حاصل لكل صبى ومجنون
وبهيمة، ولا شك انه اعلم عنده من
هٰؤلاء الاخساء الذميمة فكان
بزعمه اعلم واكرم من محمد

اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور تحقیر رب اور
اپنے نفس امارہ جو بکثرت اسے برائی کا حکم دیتا ہے کی طرف
نبوت و رسالت کی نسبت کرنے کو پسند کیا ——
بیشک ان لوگوں نے تکبر کیا اور اللہ کے بہت بڑے
باغی قرار پائے، بلا شبہ اشرف علی اور اس کا
مذکور مرید دونوں رب غیور کے ساتھ کفر کرنیوالے
ہیں انھیں ان کی خواہشات نے فریب دیا اور
شیطان دھوکہ باز نے انھیں اللہ سے دھوکے میں ڈالا، بلکہ اشرف علی کفر
اور جھوٹ کے اعتبار سے اشد و اعظم ہے کیونکہ
مرید نے خیال کیا جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ واضح
طور پر غلط اور نہایت ہی قبیح و بدتر ہے لیکن یہ
اشرف علی نہ تو اس قول کو بُرا کہہ رہا ہے اور نہ
اس کے قائل کو جھڑک رہا ہے بلکہ اسے اچھا
جان رہا ہے اور اس کو اس کے لئے تسلی قرار
دے رہا ہے مگر اس پر کچھ تعجب نہیں کیا جس نے واضح طور پر
نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ سب وشتم کیا ہے جس کا تذکرہ
سوال میں ہے جس پر علماء حرمین کریمین نے اسے کافر اور مرتد
قرار دیا تو اس سے کس کفر کا تعجب کیا جائے جبکہ
اس کے نزدیک تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی طرح علم غیب ہر بچے. مجنون اور چارپائے کو
حاصل ہے حالانکہ بلاشبہ اس کا اپنا علم ان
بُرے خسیسوں سے زیادہ ہُوا، تو گویا اس کا
گمان یہ ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] القرآن الکریم ۲۵/۲۱

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فحق لہ ان یدعی النبوۃ والرسالۃ لنفسہ لا لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کذٰلک یطبع اللہ علٰی کل قلب متکبر جبار ولکن واللہ ان رب محمد لبالمرصاد ولمن شاقہ عذاب النار واللہ اعلم بما یوعون ○ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

سے اعلم واکرم ہے لہٰذا اس نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بجائے اپنے لئے نبوت ورسالت کا دعوٰی حق جانا، اللہ تعالٰی ایسے متکبر سرکش لوگوں کے دلوں پر مُہر لگا دیتا ہے، اللہ کی قسم ربِ محمد بھی ان کی گھات میں ہے اور جس نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت کی اس کے لئے دوزخ کا عذاب ہے، اللہ تعالٰی جانتا ہے جو یہ ذہن میں رکھتے ہیں، عنقریب جان لیں گے ظالم یہ کہاں پہنچ جانے والے ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)